علم الفواصل

تالیف

الشیخ محمد ابراهیم میرمحمدی حفظه الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

مبادیات علم الفواصل

تعریف: علم الفواصل وہ علم ہے جس میں قرآن مجید کی ہر سورت کی آیات کی تعداد کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

موضوع: اس علم کا موضوع آیاتِ قرآنی ہے۔

غرض وغایت: اس علم کے ذریعے اتفاقی اور اختلافی آیات کے رؤوس اور سروں کی پہچان حاصل ہو جاتی ہے۔

فوائد: علم الفواصل کے متعدد فوائد ہیں جن میں سے چند نمایاں فوائد درج ذیل ہیں:

❶ وقف مسنون کی پہچان علم الفواصل پر موقوف ہے، جیسا کہ امام زبان بن علاء بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ رؤوس آیات پر وقف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رؤوس آیات پر وقف کرنا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

❀ امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ 'شعب الایمان' میں فرماتے ہیں کہ سنت نبوی کی اتباع میں رؤوس آیات پر وقف کرنا افضل ہے خواہ ان کا تعلق مابعد سے بھی کیوں نہ ہو۔

❷ نماز، قیام اللیل میں، سوتے وقت یا قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے وقت چند معین آیات کی قراءت پر اجر وثواب کا حصول علم الفواصل پر موقوف ہے۔ کیونکہ جب تک اس علم کا پتہ نہیں ہوگا آیات کی حقیقی تعداد کے بارے میں علم نہ ہوگا۔

❸ امالہ صغریٰ کے باب میں اس فن یعنی علم الفواصل کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ بعض قراء مخصوص سورتوں کے رؤوس آیات میں تقلیل کرتے ہیں۔ مثلاً امام عثمان بن سعید اور زبّان بن علاء رحمہما اللہ سورۃ طٰہٰ اور النجم سمیت 11 معروف سورتوں کے رؤوس آیات میں تقلیل کرتے ہیں۔ اگر قاری عدد مدنی ثانی اور بصری شمار کی رؤوس آیات سے ناواقف ہوگا تو امام عثمان بن سعید اور زبّان بن علاء رحمہما اللہ کی قراءت صحیح ادا نہیں کر سکے گا۔

❀ قرآن مجید رشد وہدایت اور علوم وفنون کا منبع ومصدر ہے۔ اس کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے متعدد علوم میں سے ایک اہم ترین علم 'علم الفواصل' ہے۔ جو حفاظتِ قرآن کے وسائل میں سے ایک عظیم وسیلہ ہے۔ جس کی بدولت امت نے قرآن مجید کی سورتوں، آیات اور کلمات وحروف کی تعداد کو ضبط کر لیا ہے۔ تاکہ دشمنانِ اسلام کی جانب سے اس میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہو۔

✿ یہ کتاب [**مُرشدُ الخُلّانِ اِلٰی مَعرِفَةِ عدّ اٰیِ القُراٰنِ** للشیخ عبدالرزاق] کا چند ایک تبدیلیوں کے ساتھ خلاصہ ہے۔ جو کہ منظومہ [**اَلفَرائدُ الحُسّانِ** للشیخ عبد الفتاح القاضی] کی شرح اور توجیہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ آیِ القرآن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 أعداد کا بیان

❶ " کتاب العدد (عن أھل مکة) " امام عطاء بن یسار رحمہ اللہ (متوفی 103ھ)

❷ " کتاب فی العدد (عن أھل الشام) " امام خالد بن معدان الحمصی رحمہ اللہ (متوفی 103ھ)

❸ " کتاب العدد (عن أھل البصرة) " امام حسن بصری رحمہ اللہ (متوفی 110ھ)

❹ " کتاب العدد (عن أھل الکوفة) " امام حمزہ بن حبیب الزیات رحمہ اللہ (متوفی 156)

❺ " کتاب العدد المدنی الأول " امام نافع بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ (متوفی 169ھ)

❶ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم :" مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ كَفَتَاهُ "(مسلم:256)

❷ عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: " مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ "(مسلم:257)

❸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: " اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ، وَهِیَ [تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ] (مسند احمد:7975)

❹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقْرَأُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ] وَعَقَدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَصَابِعِهٖ وَاحِدًا يُرِيْدُ آيَةً ، [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ] وَعَدَّ اثْنَتَيْنِ ، [اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ] وَعَقَدَ ثَلَاثًا ، [مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ] وَعَقَدَ اَرْبَعًا بِأَصَابِعِهٖ كُلِّهَا ، [اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ] وَعَقَدَ خَمْسًا مِنَ الْاِبْهَامِ اِلٰى أَصَابِعِهٖ كَعَقْدِ النِّسَاءِ وَالْاَعْرَابِ ، [اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ] وَ رَفَعَ اَصْبُعًا يُرِيْدُ سِتًّا ، [صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ] ثُمَّ رَفَعَ أَصْبُعًا اُخْرٰى يُرِيْدُ سَبْعًا ، اَلْخِنْصِرِ وَ الْبِنْصِرِ ۔

❺ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم صفہ پر تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز وادیٔ بطحان یا وادیٔ عقیق جائے اور بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بلند کوہان والی خوبصورت اونٹنیاں لے کر واپس آئے''۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ ، اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ ، وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ ، وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ "(مسلم:251)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البيان فى شرح الفرائد الحسان فى عدّ اٰیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل

احادیث نبویہ سے دلائل

آثارِ صحابہ سے دلائل

1. عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ رحمہ اللہ قَالَ : ” اِنَّا اَخَذْنَا الْقُرْآنَ عَنْ قَوْمٍ (عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہم) ، فَاَخْبَرُوْنَا اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا تَعَلَّمُوْا عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُجَاوِزُوْهُنَّ اِلَى الْعَشْرِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يَعْمَلُوْا مَا فِيْهِنَّ مِنَ الْعِلْمِ ، قَالَ: فَتَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيْعًا “ (البدع لابن وضاح:255)
2. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ” اَنَّهٗ كَانَ يَعُدُّ الْآیَ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ “
3. عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَعُدُّ الْآیَ فِی الصَّلَاةِ
4. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَعُدُّ الْآیَ فِی الصَّلَاةِ
5. عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَعُدُّ الْآیَ فِی الصَّلَاةِ
6. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَعُدُّ [حٰمٓ]آيَةً ، [الٓمٓ]آيَةً ، [كٓهٰيٰعٓصٓ]آيَةً ، [طٰهٰ]آيَةً ، [الٓمٓصٓ]آيَةً

مزید دلائل کے لیے دیکھیے (البیان فی عد آی القرآن، صفحہ:21_50)

اقوال سلف سے دلائل

1. عَنْ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِیِّ قَالَ: رَاَيْتُ الْكِسَائِیَّ رحمہ اللہ يَعْقِدُ الْآیَ ، وَيُحَلِّقُ عِنْدَ الْعَشْرِ بِيَمِيْنِهٖ ، فِیْ قِرَاءَتِهٖ عَلَى النَّاسِ
2. عَنْ حَفْصٍ رحمہ اللہ قَالَ: كَانَ عَاصِمٌ رحمہ اللہ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِ اَخْرَجَ يَدَهٗ فَعَدَّ
3. امام ابو عمرو عثمان الدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”شمار آیات پر دلالت کرنے والی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ علم توقیفی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قیاس سے دلائل

1. بعض آیات کا اپنے مابعد کے ساتھ گہرا تعلق ہونے کے باوجود وہاں آیت شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ وہاں کلام مکمل نہیں ہوتا۔ اگر شمار آیات کا علم اجتہادی ہوتا تو ایسے مقامات پر آیت شمار نہ کی جاتی۔ مثلاً: [فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ، اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰى ، وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَشْقَى] پر تمام علماء نے آیت شمار کی ہے۔ حالانکہ ان آیات کا اپنے مابعد کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔
2. لمبی سورتوں میں چھوٹی آیات اور چھوٹی سورتوں میں لمبی آیات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ شمار آیات کا علم توقیفی ہے۔
3. اس طرح بعض حروفِ مقطعات پر آیت شمار کرنا اور بعض پر نہ کرنا حالانکہ سب کا حکم ایک ہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

اس میں اہل علم کے دو موقف ہیں:

❶ **بعض علماء کا موقف ہے** کہ علم عدّ الآی مکمل طور پر توقیف سے ثابت ہے، اس میں اجتہاد کا ذرا سا بھی دخل نہیں ہے۔

❁ **دلائل:** انہوں نے دلائل میں وہ سب روایات پیش کی ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور جب ان سے سوال ہوتا ہے کہ شمارِ آیت میں علماء کا اختلاف کیوں ہے؟ جو کہ اجتہاد کی علامت ہے۔ تو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ اختلاف قراءات کے اختلاف کی طرح ہے۔

❷ **امام عبدالکافی، امام عثمان الدانی اور امام شاطی رحمہم اللہ کا موقف ہے** کہ علم عدّ الآی کا بعض حصہ توقیفی ہے اور بعض حصہ اجتہادی۔ یعنی نبی کریم ﷺ سے بعض جزئیات منقول ہیں جن سے کلی قواعد مرتب کے گئے۔ اور ان کو ان مقامات پر نافذ کر دیا گیا جہاں نص نہیں ملی۔

❁ **دلائل:**

① قرآن مجید کی ہر آیت کے رؤوس کی نص ثابت نہیں ہے۔

② حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام اعمش رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ [مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ] پر آیت شمار کیوں نہیں کی جاتی؟ تو فرمایا: ''ہماری قراءت میں یہ لفظ [خُيَّفًا] ہے۔ اہل بصرہ یہاں آیت شمار کرتے ہیں''۔ (ہم نہیں) گویا انہوں نے عقلی دلیل دی کہ میری قراءت کی رو سے اس کلمہ کا ماقبل رؤوس کے ساتھ مشاکلت نہیں ہے۔ اگر تمام آیات کے رؤوس کی نص ثابت ہوتی تو وہ عقلی دلیل نہ دیتے۔

③ شمارِ آیات میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اور اس کو قراءات کے اختلاف کی مانند کہنا غلط فہمی ہے۔ کیونکہ وجوہ قراءات امت پر آسانی کی غرض سے نازل کی گئیں ہیں، جبکہ شمارِ آیات کے اختلاف میں ایسی کوئی حکمت نظر نہیں آتی۔

④ نص کی عدم موجودگی میں اجتہاد منع بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اجتہاد کرنے سے قرآن مجید میں کوئی کمی پیشی واقع نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فصل وصل کے مقامات کا تعین ہو جاتا ہے۔

ضروری بات

قرون اولیٰ میں چونکہ علم الفواصل مدون نہ تھا اور مصحفِ قرآن عام لوگوں کے ہاتھوں میں نہ تھا اس لیے صحابہ کرام وسلف صالحین نفلی نماز اور قرآن مجید پڑھاتے وقت آیات کو اپنی انگلیوں پر شمار کیا کرتے تاکہ یہ علم سینوں میں محفوظ رہے۔ جس طرح کے سابقہ آثارِ صحابہ اور اقوال سلف سے عیاں ہے۔

نص کی عدم موجودگی میں درج ذیل قواعد سے مدد لی جاتی ہے:

دیکھیے اگلے صفحہ پر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ ایِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان
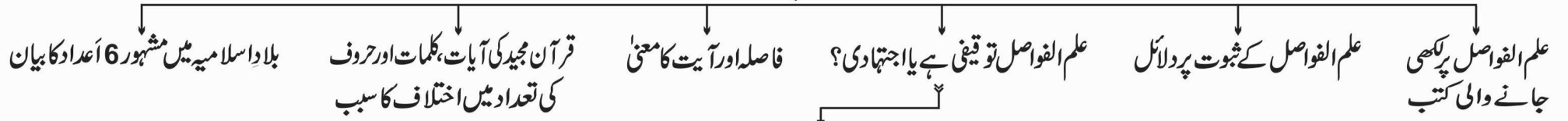
گزشتہ پیوستہ! « نص کی عدم موجودگی میں درج ذیل قواعد سے مدد لی جاتی ہے:

1 مساوات

اس سے مراد یہ ہے کہ آیت طویل اور قصیر ہونے اپنے ماقبل کے مساوی ہو۔اس میں دو چیزوں کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

1 آیات اور سورت کے درمیان مساوات۔اگر سورت چھوٹی ہے تو آیات بھی قصیر ہونی چاہیے۔اسی طرح اگر سورت لمبی ہے تو آیات بھی طویل ہونی چاہیے۔

2 سورت میں واقع آیات کی اپنے ماقبل آیات کے ساتھ مساوات۔اگر اس پہلے لمبی لمبی آیات ہیں، تو یہ بھی طویل ہونی چاہیے۔اگر چھوٹی آیات ہیں تو یہ بھی قصیر ہونی چاہیے۔

* اس کا معنی یہ ہوا کہ کوئی بھی آیت اس وقت تک مستقل آیت شمار نہیں کی جائے گی۔جب تک وہ ایسی سورت میں واقع نہ ہو جس کی آیات لمبی اور چھوٹی ہونے میں سورت کے مناسب نہ ہو۔اس لیے تمام علماء نے [اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ] اور [اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ] پر آیت شمار نہیں کی کیونکہ یہ لمبی سورت میں واقع ہیں۔جبکہ تمام اہل علم نے [ثُمَّ نَظَرَ] پر آیت شمار کی ہے، کیونکہ یہ چھوٹی سورت میں واقع ہے۔

نوٹ یہ قاعدہ اغلبی ہے، کلی نہیں، بسا اوقات اس کے برعکس بھی ہوتا ہے کہ بڑی سورت میں چھوٹی آیات اور چھوٹی سورت میں بڑی آیات۔کیونکہ یہ قاعدہ نص کی عدم موجودگی میں مانا جاتا ہے۔

2 مشاکلہ

اس سے مراد یہ ہے کہ سورت میں واقع کوئی بھی آیت اپنے آخری حرف یا آخری سے پہلے حرف میں دیگر آیتوں کے رؤوس کے ہم شکل ہو۔

آخری حرف میں موافق کی مثالیں: سورت النساء، الاسراء، الکھف، جن میں "اَلِيْمًا، كَبِيْرًا" وغیرہ ہے۔اسی طرح سورت البلد، الاخلاص

آخر سے پہلے حرف میں موافق کی مثالیں: عَظِيْم، كَرِيْم، قُرَيْش جیسے الفاظ پر ختم ہونے والی آیات مبارکہ۔

* مذکورہ دونوں اصولوں کے مطابق اگر کوئی آیت اپنی ماقبل اور مابعد آیات کے ساتھ ہم شکل نہیں ہوتا تو وہاں آیت شمار نہیں ہوگی۔الا کہ اس پر کوئی نص موجود ہو۔یہی وجہ ہے کہ علماء [وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ](النساء:172) نے پر آیت شمار نہیں کی، کیونکہ یہ اپنے ماقبل [وَكِيْلًا] اور مابعد [جَمِيْعًا] کے ہم شکل نہیں ہے۔

☆ رؤوس آیات میں مشاکلت (ہم شکل) دیکھنے کے لیے حروف مدہ الف واو، اور یاء میں کوئی فرق نہیں ہے۔سورت آل عمران میں یہ تینوں اکٹھے جمع ہیں: [وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ]، [اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ]، [وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ]

باقی اگلے صفحہ پر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

گزشتہ پیوستہ! « نص کی عدم موجودگی میں درج ذیل قواعد سے مدد لی جاتی ہے:

گزشتہ پیوستہ!

③ قیاس ← کبھی قیاس کے ذریعے رؤوس آیت کی پہچان ہو جاتی ہے۔ سورت آل عمران میں لفظ [اَلْقَیُّوْمُ] کے آیت شمار ہونے پر اتفاق ہے۔ جبکہ سورت البقرہ کے لفظ [اَلْقَیُّوْمُ] کے شمار پر اختلاف ہے۔ لہٰذا نص کی عدم موجودگی میں سورت آل عمران کے لفظ پر قیاس کرتے ہوئے یہاں بھی آیت شمار کر لی گئی۔

④ انقطاعِ کلام ← کبھی ایک مضمون مکمل ہو جانے سے بھی رؤوس آیت کی پہچان ہو جاتی ہے۔

فاصلہ

فاصلہ آیت کے آخری کلمہ کو کہتے ہیں۔ جیسے: "اَلْعٰلَمِیْنَ" یہ [اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ] کا فاصلہ ہے۔ اسے راس الآیۃ (آیت کا سرا) بھی کہتے ہیں۔ اور یہ قرآن مجید کی ان آیات سے ماخوذ ہے: [کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ ، کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ]

آیت

"اَلْاٰیَۃُ طَائِفَۃٌ ذَاتُ مَطْلَعٍ وَ مَقْطَعٍ مُنْدَرِجَۃٌ فِیْ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ"

(آیت، قرآنی حروف کی ایسی جماعت ہے جس کا اول بھی ہو اور آخر بھی ہو۔ جو قرآن مجید کی سورتوں میں سے کسی سورت میں درج ہو)۔ (مناهل العرفان:1/339)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمدة البيان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

آیات کی تعداد میں اختلاف کا سبب

اس کا سبب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بعض مقامات پر ہمیشہ وقف کیا اور کبھی وصل نہ کیا۔ ایسے مقامات بالاتفاق معدود ہیں۔ اسی بعض مقامات پر ہمیشہ وصل کیا اور کبھی وقف نہ کیا۔ ایسے مقامات بالاتفاق متروک ہیں۔ لیکن بعض مقامات ایسے ہیں جہاں نبی کریم ﷺ کبھی وصل کر لیتے اور کبھی وقف کر لیتے تھے۔ ایسے مقامات کا وجود اہل علم کے اختلاف اور اجتہاد کا سبب بنا۔

کلمات کی تعداد میں اختلاف کا سبب

اس کے دو سبب ہیں:

1. کلمہ کا اطلاق کبھی مفرد لفظ پر ہوتا ہے اور کبھی جملہ پر۔ جیسے: [كَلَّآ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا] یہاں کلمہ کا اطلاق جملہ پر ہے۔
2. اسی طرح کلمہ کے رسم اور تلفظ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بعض علماء رسم کا خیال رکھتے ہیں اور بعض تلفظ کا، جیسے: [نَجّيْنٰكُمْ] یہ لفظاً تو تین کلمات ہیں مگر رسماً صرف ایک کلمہ ہے۔

حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب

اس کے چار سبب ہیں:

1. ہر مشدد حرف اصل میں دو حرف ہوتے ہیں جبکہ رسم میں ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ جیسے: [عَمَّ]
2. اسی طرح بعض حروف بعض قراءت میں ثابت ہیں تو بعض میں محذوف۔ جیسے: [وَ سَارِعُوٓا]، [سَارِعُوٓا]
3. اسی طرح بعض حروف لفظاً ثابت ہوتے ہیں لیکن رسماً محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے: [مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ]
4. اسی طرح بعض حروف رسماً ثابت ہوتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ جیسے: [اُولُوْ قُوَّةٍ]

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں!
(الاتقان للامام السیوطی)

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ آیِ القرآن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

صحیح قول کے مطابق اعداد کی تعداد چھ ہے۔ کیونکہ مختلف شہروں کی طرف جو مصاحف عثمانیہ بھیجے گئے ان کی تعداد چھ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اہل مدینہ کے دو اعداد ہیں۔ اہل مکہ، اہل شام، اہل کوفہ، اہل بصرہ کا ایک ایک عدد ہے۔ امام عثمان دانی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔ جبکہ امام جعبری رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک سات اعداد ہیں۔ انہوں نے ساتویں عدد حمصی کا اضافہ کیا ہے۔ مصنف نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ اس طرح بلادِ اسلامیہ میں مشہور اعداد سات بنتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

تفصیل دیکھیے اگلے صفحہ پر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

مدنی اول

☆ اس کی دو سندیں ہیں:

① اہل کوفہ اسے بلا تعین اہل مدینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اسے پورے اہل مدینہ کا عدد قرار دیتے ہیں۔ جبکہ امام دانی رحمہ اللہ اسے اپنی سند سے امام نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، اور وہ امام ابو جعفر یزید بن قعقاع اور امام شیبہ بن نصاح رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام شاطبی رحمہ اللہ اسی روایت پر اعتماد کرتے ہیں۔ (امام ابو جعفر یزید بن قعقاع اور شیبہ بن نصاح رحمہما اللہ نے چھ آیات میں اختلاف کیا ہے۔ جس کا ذکر ان کے مقام پر آئے گا)

❁ اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6217

② اہل بصرہ اسے عن ورش عن نافع عن شیخہ روایت کرتے ہیں۔

❁ اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6214

مدنی اخیر (مدنی ثانی)

☆ سند: امام دانی رحمہ اللہ اسے اسماعیل بن جعفر سے، وہ سلیمان بن جماز سے، اور وہ امام ابو جعفر اور شیبہ بن نصاح رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اہل مدینہ کا دوسرا عدد ہے۔

❁ اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6214

مکی

☆ سند: امام دانی رحمہ اللہ اسے امام عبد اللہ بن کثیر مکی سے، وہ مجاہد بن جبیر سے، وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ، وہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، اور وہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

❁ اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6210

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ اٰیِ القراٰن

علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب

علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل

علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟

فاصلہ اور آیت کا معنیٰ

قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب

بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

1. مدنی اول
2. مدنی اخیر
3. مکی
4. بصری
5. دمشقی
6. حمصی
7. کوفی

بصری

☆ سند: امام دانی رحمہ اللہ اسے امام عاصم اور عطاء بن یسار رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

✵ اہل بصرہ اسے امام عاصم رحمہ اللہ کے بعد ایوب بن متوکل رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کے مصاحف اسی عدد کے مطابق مطبوع ہیں۔

✵ امام عاصم اور ایوب بن متوکل رحمہما اللہ کا جملہ آیات کے شمار میں اتفاق ہے۔ سوائے [وَالْحَقَّ اَقُوْلُ] کے، کہ اس کے شمار میں اختلاف کرتے ہیں۔

❁ **اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6204**

دمشقی

☆ سند: اس عدد کو امام ہشام اور ابن ذکوان رحمہما اللہ ایوب بن تمیم رحمہ اللہ سے، وہ عبداللہ بن عامر الشامی رحمہ اللہ سے، اور وہ ابودرداء عویمر بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

✵ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

❁ **اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6226**

حمصی

☆ سند: یہ عدد امام شریح بن یزید الحمصی الحضرمی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ جو کہ حمص کے مقری تھے۔

❁ **اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6232**

کوفی

☆ اس کی دو سندیں ہیں:

① امام دانی رحمہ اللہ اسے امام حمزہ بن حبیب سے، وہ ابن ابی لیلیٰ سے، وہ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ حبیب السُّلمی اور وہ سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

② اسی طرح امام دانی رحمہ اللہ اسے امام سفیان ثوری سے، وہ عبدالاَعلی سے، وہ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ حبیب السُّلمی سے، اور وہ سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

❁ **اس عدد کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد: 6236**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدة البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عدّ آیِ القراٰن

- علم الفواصل پر لکھی جانے والی کتب
- علم الفواصل کے ثبوت پر دلائل
- علم الفواصل توقیفی ہے یا اجتہادی؟
- فاصلہ اور آیت کا معنیٰ
- قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب
- بلادِ اسلامیہ میں مشہور 6 اَعداد کا بیان

قرائے عشرہ کس عدد پر اعتماد کرتے ہیں؟

1. امام نافع بن عبدالرحمٰن المدنی رحمہ اللہ [مدنی اخیر] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔
2. امام ابوجعفر یزید بن قعقاع المدنی رحمہ اللہ [مدنی اول] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔
3. امام عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ مکی رحمہ اللہ [مکی] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔
4. امام زبّان بن علاء، یعقوب الحضرمی رحمہما اللہ [بصری] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔
5. امام عبداللہ بن عامر بن یزید شامی رحمہ اللہ [شامی] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔
6. امام عاصم، حمزہ بن حبیب، علی کسائی رحمہم اللہ [کوفی] شمار پر اعتماد کرتے ہیں۔

کتاب کا بقیہ حصہ کتاب سے ملاحظہ کریں:
(صفحہ: 35-152)

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

روضة القرآن الكريم

ميرمحمد، منطقة قصور، باكستان